مسجد نبوی، مواخاتِ مدینہ، میثاقِ مدینہ اور اسلامی ریاست کا قیام

مدینہ میں مسجدِ نبوی، مواخات اور میثاقِ مدینہ کے ذریعے اسلامی معاشرے اور ریاست کی تشکیل

1124	10	30
الفاظ کا مضمون	مختصر سوالات و جوابات	کثیر الانتخابی سوالات

تفصیلی مضمون

1. تین ستون: مسجد، مواخات اور میثاق کا تعارف

مسجدِ نبوی، مواخاتِ مدینہ، میثاقِ مدینہ اور اسلامی ریاست کا قیام وہ تین ستون ہیں جن پر مدینہ کی نوزائیدہ مسلم ریاست کھڑی کی گئی۔ ہجرت کے فوراً بعد رسول اللہ ﷺ کے سامنے یہ چیلنج تھا کہ ایک بے گھر اور محدود وسائل والی جماعت کو ایک مستحکم، منظم اور دفاعی طور پر محفوظ معاشرے میں کیسے تبدیل کیا جائے۔ قرآن کریم نے انصار کے اسی ایثار کی تعریف کی:

﴿وَيُؤْثِرُونَ عَلَىٰٓ أَنفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ﴾

الحشر 59:9

یعنی وہ اپنی جانوں پر دوسروں کو ترجیح دیتے ہیں چاہے خود انہیں تنگی ہی کیوں نہ ہو۔ یہ آیت اس دور کی سب سے نمایاں خصوصیت — اخلاقی ایثار پر مبنی معاشرتی تعمیر — کو بیان کرتی ہے۔

2. مدینہ پہنچتے ہی درپیش پیچیدہ مسائل

مدینہ پہنچتے ہی رسول اللہ ﷺ کو کئی پیچیدہ مسائل کا سامنا تھا۔ مہاجرین بے گھر اور بے سروسامان تھے، جبکہ مدینہ پہلے ہی سے مختلف قبائل کا مسکن تھا۔ اوس اور خزرج کی برسوں پرانی خونریز دشمنی ابھی تازہ تھی، اور یہودی قبائل — بنو قینقاع، بنو نضیر اور بنو قریظہ — کے اپنے الگ سیاسی اور معاشی مفادات تھے۔ ایسے پیچیدہ ماحول میں نئی قیادت کو بیک وقت عبادت، معاش، دفاع اور قانون کی بنیادیں استوار کرنا تھیں، اور یہ کام کسی ایک اقدام سے نہیں بلکہ ایک مربوط حکمتِ عملی سے ممکن ہوا۔

3. مسجدِ نبوی کی تعمیر اور صُفّہ کا کردار

سب سے پہلا اور فوری اقدام مسجدِ نبوی کی تعمیر تھی۔ مدینہ پہنچتے ہی، حتیٰ کہ قباء میں مختصر قیام کے دوران بھی آپ ﷺ نے عبادت گاہ کی تعمیر کو مرکزی ترجیح دی۔ مدینہ کی مسجد محض نماز کی جگہ نہیں بلکہ ایک کثیر المقاصد ادارہ بن گئی: یہاں تعلیم دی جاتی، مشاورت ہوتی، وفود کا استقبال کیا جاتا اور اجتماعی فیصلے کیے جاتے۔ مسجد سے ملحق چبوترہ، جسے صُفّہ کہا جاتا ہے، بے گھر اور علم کے پیاسے صحابہ کے لیے ایک تربیتی مرکز بن گیا، جہاں وہ قرآن اور دین کی تعلیم حاصل کرتے۔ اس ایک اقدام سے واضح ہوجاتا ہے کہ اسلامی ریاست کی بنیاد محض سیاسی اقتدار پر نہیں بلکہ عبادت اور علم پر رکھی گئی تھی۔

4. مواخاتِ مدینہ: سعد بن ربیعؓ اور عبدالرحمن بن عوفؓ

اس کے فوراً بعد رسول اللہ ﷺ نے ایک نہایت غیر معمولی سماجی تجربہ کیا: مہاجرین اور انصار کے درمیان مواخات یعنی بھائی چارہ قائم کیا۔ ہر مہاجر کو ایک انصاری بھائی سے جوڑا گیا اور انصار نے اس رشتے کو ایسی سنجیدگی سے نبھایا کہ کئی صحابہ نے اپنی جائیداد کا نصف تک اپنے مہاجر بھائیوں کے حوالے کر دیا۔ حضرت سعد بن ربیعؓ نے اپنے مہاجر بھائی حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ کو اپنی دولت اور دو بیویوں میں سے ایک کو طلاق دے کر نکاح کی پیشکش تک کر ڈالی، مگر حضرت عبدالرحمنؓ نے شکریہ ادا کرتے ہوئے صرف بازار کا راستہ پوچھا اور اپنی محنت سے دوبارہ کاروبار جما لیا۔ اس طرح مواخات نے معاشی بحالی کو محض خیرات پر منحصر نہ رکھا بلکہ اسے خودداری، محنت اور اخلاقی اخوت سے جوڑ دیا، جو کسی بھی مہاجر معاشرے کے لیے دیرپا اور صحت مند حل ہے۔

5. میثاقِ مدینہ کی تشکیل اور بنیادی شرائط

اسلامی ریاست کی سب سے نمایاں دستاویزی بنیاد میثاقِ مدینہ تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے مدینہ کے مختلف گروہوں — مہاجرین، انصار اور یہودی قبائل — کے مابین حقوق و فرائض کو ایک تحریری معاہدے کی صورت میں منظم کیا۔ اس دستاویز میں ہر گروہ کو اپنے مذہب پر قائم رہنے کی مکمل آزادی دی گئی، جبکہ بیرونی حملے کی صورت میں مشترکہ دفاع کی ذمہ داری بھی سب پر عائد کی گئی۔ کسی بھی تنازعے کے حتمی فیصلے کے لیے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی طرف رجوع کرنے کا اصول طے کیا گیا، جس نے مدینہ کو ایک واحد سیاسی اکائی میں تبدیل کر دیا۔ اگرچہ اس دستاویز کی مکمل دفعات کی تدوین کے بارے میں مؤرخین میں کچھ تفصیلی بحث موجود ہے، مگر اس کا بنیادی معاہداتی کردار قدیم سیرت کی روایات میں واضح طور پر محفوظ ہے اور اسے دنیا کی قدیم ترین تحریری دساتیر میں شمار کیا جاتا ہے۔

6. میثاق سے وفاداری کے تصور میں انقلابی تبدیلی

میثاقِ مدینہ نے امت کا ایک بالکل نیا تصور پیش کیا۔ اس دستاویز نے قبائلی وابستگیوں کو ختم نہیں کیا، بلکہ انہیں ایک بڑے سیاسی اور قانونی نظم کے تابع کر دیا۔ مسلمان ایک واحد دینی امت کے طور پر متحد ہوئے، جبکہ معاہد یہودی گروہ بھی مشترکہ شہری دفاع میں شریک قرار پائے۔ اب وفاداری کا معیار محض خونی رشتہ نہیں رہا بلکہ عہد، انصاف اور اجتماعی امن اس کی بنیاد بن گئے۔ یہ ایک انقلابی تبدیلی تھی جس نے عرب معاشرے کے صدیوں پرانے قبائلی تصورِ وفاداری کو ایک وسیع تر سیاسی و اخلاقی فریم ورک میں ڈھال دیا۔

7. مدنی ریاست کے اقتدار کی بنیاد اور مقصد

اس نئی ریاست کا اقتدار محض طاقت کے زور پر قائم نہیں ہوا بلکہ نبوی قیادت، رضاکارانہ بیعت، وحی کی رہنمائی اور باہمی مشاورت پر استوار تھا۔ ریاست کا مقصد کسی شخصی عظمت یا سلطنت کی توسیع نہیں تھا بلکہ دین کی آزادی، عدل کا قیام اور کمزور طبقات کی حفاظت تھا۔ قانون سازی کے ساتھ ساتھ تعلیم، تزکیۂ نفس اور اخلاقی جواب دہی کو بھی مرکزی حیثیت حاصل رہی، جس سے یہ واضح ہوتا ہے کہ نبوی ریاست محض ایک سیاسی ادارہ نہیں بلکہ ایک اخلاقی و روحانی نظام بھی تھی۔

8. معاشی اصلاحات اور دفاعی تنظیم

معاشی اور دفاعی تنظیم کے میدان میں بھی بنیادی اصلاحات کی گئیں۔ بازار میں دیانت، حلال تجارت اور سود سے مکمل اجتناب کی تعلیم دی گئی، جس سے ایک منصفانہ معاشی نظام کی بنیاد پڑی۔ زکوٰۃ اور صدقات کے ذریعے ایک منظم سماجی کفالت کا نظام قائم کیا گیا، جس نے غریبوں، یتیموں اور مسکینوں کی دیکھ بھال کو ریاستی ذمہ داری بنا دیا۔ ساتھ ہی بیرونی خطرات کے مقابلے میں مشترکہ دفاع اور اندرونی سطح پر عہد شکنی سے بچاؤ کو یقینی بنانا ضروری تھا، کیونکہ مدینہ ابھی چاروں طرف سے دشمنوں میں گھری ہوئی ایک نوزائیدہ ریاست تھی۔

9. میثاقِ مدینہ کو سمجھنے کا درست تاریخی انداز

آج کے دور میں میثاقِ مدینہ کو جدید دستور کا لفظی متبادل بنا کر پیش کرنا مناسب نہیں، بلکہ اسے اپنے تاریخی اور سماجی سیاق میں سمجھنا زیادہ درست طرزِ عمل ہے۔ اس سے پھر بھی معاہد شہریت، مذہبی آزادی، قانونی ذمہ داری اور اجتماعی دفاع جیسے اہم اصول اخذ کیے جا سکتے ہیں جو آج بھی کثیر المذاہب معاشروں کے لیے رہنما حیثیت رکھتے ہیں۔ مسجد، مواخات اور میثاق کا باہمی ربط اس بات کا ثبوت ہے کہ ایک صالح معاشرہ محض سیاسی اقتدار سے تشکیل نہیں پاتا، بلکہ عبادت گاہ، سماجی یکجہتی اور قانونی معاہدہ تینوں مل کر ہی ایک مستحکم اور پائیدار ریاست کی بنیاد رکھتے ہیں۔

10. تینوں اقدامات کا مجموعی نتیجہ اور سبق

مجموعی طور پر یہ تینوں اقدامات — مسجد کی تعمیر، مواخات کا قیام اور میثاقِ مدینہ کی تدوین — مل کر اس بات کی مثال پیش کرتے ہیں کہ نبوی قیادت نے مادی وسائل کی کمی کے باوجود، محض اخلاقی برتری، دانشمندانہ منصوبہ بندی اور اجتماعی مشاورت کے ذریعے ایک مکمل ریاستی نظام تشکیل دیا۔ یہ ماڈل آج بھی ان تمام معاشروں کے لیے سبق آموز ہے جو تنوع کے باوجود امن، انصاف اور مشترکہ ترقی کے خواہاں ہیں۔

منتخب مصادر و مراجع

1. القرآن الکریم، الحشر 59:9؛ آل عمران 3:159
2. صحیح البخاری، کتاب مناقب الانصار، باب اخاء النبی ﷺ
3. صحیح مسلم، کتاب المساجد
4. ابن ہشام، السیرۃ النبویۃ، الوثیقہ والمواخاۃ
5. محمد حمید اللہ، مجموعۃ الوثائق السیاسیۃ
6. صفی الرحمن مبارکپوری، الرحیق المختوم

مختصر سوالات و جوابات

1 رسول اللہ ﷺ کو مدینہ پہنچنے کے فوراً بعد کن بنیادی مسائل کا سامنا تھا؟

مدینہ پہنچتے ہی رسول اللہ ﷺ کو کئی پیچیدہ مسائل درپیش تھے۔ مہاجرین بے گھر اور مالی وسائل سے تقریباً محروم تھے جبکہ مدینہ پہلے سے مختلف قبائل اور مذاہب کے لوگوں کا مسکن تھا۔ اوس اور خزرج کے درمیان برسوں پرانی خونریز دشمنی ابھی تازہ تھی اور اس کے اثرات باقی تھے، جبکہ یہودی قبائل کے اپنے الگ سیاسی اور معاشی مفادات موجود تھے جو نئی صورتحال سے متاثر ہو سکتے تھے۔ ایسے پیچیدہ اور کثیر جہتی ماحول میں نئی قیادت کو بیک وقت عبادت، معاش، دفاع اور قانون کی بنیادیں فوری طور پر استوار کرنا تھیں، جو کسی ایک اقدام سے ممکن نہیں تھا بلکہ ایک مربوط اور تدریجی حکمتِ عملی درکار تھی۔

2 مسجدِ نبوی کی تعمیر کو کیوں اولین ترجیح دی گئی اور اس کے کیا کیا افعال تھے؟

رسول اللہ ﷺ نے مدینہ پہنچتے ہی، حتیٰ کہ قباء میں مختصر قیام کے دوران بھی، عبادت گاہ کی تعمیر کو مرکزی ترجیح دی، کیونکہ نئی بستی کی سب سے پہلی ضرورت اللہ سے تعلق اور اجتماعیت کا قیام تھی۔ مسجدِ نبوی محض نماز کی جگہ نہیں تھی بلکہ ایک کثیر المقاصد ادارہ بن گئی جہاں تعلیم دی جاتی، اہم معاملات پر مشاورت ہوتی، بیرونی وفود کا استقبال کیا جاتا اور اجتماعی فیصلے کیے جاتے۔ اس کے ساتھ منسلک چبوترہ، جسے صُفّہ کہا جاتا ہے، بے گھر اور علم کے طالب صحابہ کے لیے ایک تربیتی مرکز کی حیثیت اختیار کر گیا، جس سے واضح ہوتا ہے کہ ریاست کی بنیاد عبادت اور علم پر رکھی گئی تھی۔

3 مواخاتِ مدینہ کیا تھی اور اس نے معاشی مسئلے کو کیسے حل کیا؟

رسول اللہ ﷺ نے مہاجرین اور انصار کے درمیان مواخات، یعنی روحانی بھائی چارہ قائم کیا، جس میں ہر مہاجر کو ایک انصاری بھائی سے جوڑا گیا۔ انصار نے اس رشتے کو غیر معمولی سنجیدگی سے نبھایا اور اپنی جائیداد، مکان اور کاروبار میں مہاجرین کو شریک کیا۔ مشہور واقعہ ہے کہ حضرت سعد بن ربیعؓ نے اپنے مہاجر بھائی حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ کو اپنی آدھی دولت اور ایک بیوی کو طلاق دے کر نکاح کی پیشکش تک کی، مگر حضرت عبدالرحمنؓ نے صرف بازار کا راستہ پوچھا اور اپنی محنت سے کاروبار جمایا۔ یوں مواخات نے معاشی بحالی کو محض خیرات پر منحصر نہ رکھ کر خودداری اور اخلاقی اخوت سے جوڑ دیا۔

4 میثاقِ مدینہ کن گروہوں کے درمیان طے پایا اور اس میں کیا بنیادی اصول شامل تھے؟

میثاقِ مدینہ رسول اللہ ﷺ کی سرپرستی میں مدینہ کے مختلف گروہوں — مہاجرین، انصار اور مختلف یہودی قبائل — کے درمیان طے پایا۔ اس دستاویز میں ہر گروہ کو اپنے مذہب پر قائم رہنے کی مکمل آزادی دی گئی، جبکہ بیرونی حملے کی صورت میں مشترکہ دفاع کی ذمہ داری تمام گروہوں پر عائد کی گئی۔ کسی بھی نزاعی معاملے کے حتمی فیصلے کے لیے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی طرف رجوع کرنے کا اصول طے کیا گیا، جس نے مدینہ کو ایک واحد سیاسی اکائی میں تبدیل کر دیا۔ اگرچہ دستاویز کی تفصیلی دفعات پر علمی بحث موجود ہے، لیکن اس کا معاہداتی کردار قدیم سیرت میں واضح طور پر محفوظ ہے۔

5 میثاقِ مدینہ نے امت کے تصور میں کیا انقلابی تبدیلی پیدا کی؟

میثاقِ مدینہ نے قبائلی وابستگیوں کو مکمل طور پر ختم نہیں کیا، بلکہ انہیں ایک بڑے اور جامع سیاسی و قانونی نظم کے تابع کر دیا۔ اس دستاویز کے تحت مسلمان ایک واحد دینی امت کے طور پر متحد ہوئے، جبکہ معاہد یہودی گروہ بھی مشترکہ شہری دفاع کی ذمہ داری میں شریک قرار پائے۔ یوں وفاداری کا معیار محض خونی رشتہ نہیں رہا بلکہ عہد، انصاف اور اجتماعی امن اس کی نئی بنیاد بن گئے۔ یہ ایک انقلابی سماجی و سیاسی تبدیلی تھی جس نے عرب معاشرے کے صدیوں پرانے قبائلی تصورِ وفاداری کو ایک وسیع تر اور جامع اخلاقی و قانونی فریم ورک میں ڈھال دیا، جس کی مثال اس دور کے عرب معاشرے میں نہیں ملتی تھی۔

6 مدنی ریاست کا اقتدار کن بنیادوں پر قائم تھا اور اس کا اصل مقصد کیا تھا؟

مدنی ریاست کا اقتدار محض طاقت کے زور پر قائم نہیں ہوا تھا، بلکہ نبوی قیادت، لوگوں کی رضاکارانہ بیعت، وحی کی مسلسل رہنمائی اور باہمی مشاورت پر استوار تھا۔ اس ریاست کا مقصد کسی شخصی عظمت، سلطنت کی توسیع یا مالی منفعت کا حصول ہرگز نہیں تھا، بلکہ دین کی آزادی، معاشرتی عدل کا قیام اور کمزور و بے سہارا طبقات کی حفاظت اس کا اصل ہدف تھا۔ قانون سازی کے ساتھ ساتھ تعلیم، تزکیۂ نفس اور اخلاقی جوابدہی کو بھی مرکزی حیثیت حاصل رہی، جس سے یہ واضح ہوتا ہے کہ نبوی ریاست محض ایک سیاسی ادارہ نہیں تھی بلکہ ایک مکمل اخلاقی و روحانی نظام بھی تھی جو انسان سازی پر بھی توجہ دیتا تھا۔

7 مدینہ میں معاشی اور دفاعی تنظیم کے لیے کون سے اقدامات کیے گئے؟

معاشی میدان میں بازار کی نگرانی کر کے دیانت، حلال تجارت اور سود سے مکمل اجتناب کی تعلیم دی گئی، جس سے ایک منصفانہ اور شفاف معاشی نظام کی بنیاد پڑی۔ زکوٰۃ اور رضاکارانہ صدقات کے ذریعے ایک منظم سماجی کفالت کا نظام قائم کیا گیا جس نے غریبوں، یتیموں اور مسکینوں کی دیکھ بھال کو اجتماعی ذمہ داری بنا دیا۔ دفاعی سطح پر، چونکہ مدینہ ایک نوزائیدہ اور کمزور ریاست تھی جسے چاروں طرف سے دشمنوں کا سامنا تھا، اس لیے بیرونی خطرات کے خلاف مشترکہ دفاع اور اندرونی سطح پر عہد شکنی سے بچاؤ کے واضح اصول میثاق میں طے کیے گئے تاکہ ریاست کی سلامتی برقرار رہ سکے۔

8 یثاقِ مدینہ کو آج کے دور میں سمجھنے کا صحیح علمی طریقہ کیا ہے؟

یثاقِ مدینہ کو جدید دستور کا لفظی متبادل سمجھ کر پیش کرنا مناسب نہیں، کیونکہ ساتویں صدی کے مدینہ کا سماجی و سیاسی سیاق آج کے پیچیدہ ریاستی نظام سے کافی مختلف تھا۔ اسے اپنے تاریخی سیاق میں سمجھنا ہی درست علمی طرزِ عمل ہے۔ اس کے باوجود اس دستاویز سے کئی آفاقی اور دیرپا اصول اخذ کیے جا سکتے ہیں، جیسے معاہد اقلیتوں کی شہریت کے حقوق، مذہبی آزادی کا احترام، قانونی ذمہ داریوں کی وضاحت اور اجتماعی دفاع میں سب کی شرکت۔ یہ اصول آج بھی کثیر المذاہب اور کثیر الثقافتی معاشروں کے لیے قابلِ عمل رہنمائی فراہم کرتے ہیں، بشرطیکہ انہیں درست تاریخی تناظر میں سمجھا جائے۔

9 مسجد، مواخات اور یثاق مل کر ریاست سازی کا عمل کیسے مکمل کرتے ہیں؟

مسجدِ نبوی نے عبادت، تعلیم اور اجتماعی مشاورت کا مرکز فراہم کیا، جو ریاست کی روحانی اور فکری بنیاد بنی۔ مواخات نے مہاجرین کی سماجی و معاشی بحالی کے ساتھ ساتھ دلوں کی قلبی یکجہتی پیدا کی، جس نے معاشرے کو اندرونی طور پر مضبوط کیا۔ یثاقِ مدینہ نے مختلف آبادیوں کے باہمی حقوق، ذمہ داریاں اور دفاعی تعاون کو تحریری صورت میں طے کیا، جس نے ریاست کو ایک قانونی اور سیاسی شکل عطا کی۔ یوں دیکھا جائے تو مدنی ریاست محض سیاسی طاقت سے نہیں بلکہ ادارے، سماجی تعاون، قانون اور مشترکہ ذمہ داری کے مربوط امتزاج سے قائم ہوئی، جو کسی بھی پائیدار معاشرتی نظام کے قیام کا بہترین نمونہ پیش کرتی ہے۔

10 اس دور کے تینوں بڑے اقدامات سے مجموعی طور پر کیا سبق ملتا ہے؟

مسجد کی تعمیر، مواخات کا قیام اور یثاقِ مدینہ کی تدوین مل کر یہ ثابت کرتے ہیں کہ نبوی قیادت نے مادی وسائل کی شدید کمی کے باوجود، محض اخلاقی برتری، دانشمندانہ منصوبہ بندی اور اجتماعی مشاورت کے ذریعے ایک مکمل اور مستحکم ریاستی نظام تشکیل دیا۔ اس سے یہ سبق ملتا ہے کہ کامیاب معاشرتی تعمیر کے لیے صرف سیاسی طاقت کافی نہیں، بلکہ عبادت گاہ، سماجی یکجہتی اور قانونی معاہدے کا امتزاج ضروری ہے۔ یہ ماڈل آج بھی ان تمام معاشروں کے لیے سبق آموز ہے جو مذہبی و ثقافتی تنوع کے باوجود امن، انصاف اور مشترکہ ترقی کے خواہاں ہیں، اور یہی اس دور کی سب سے بڑی عالمگیر اہمیت ہے۔

کثیر الانتخابی سوالات (درست جواب نمایاں رنگ میں)

1 مسجد، مواخات اور یثاق کو مدنی ریاست کے تین ستون کیوں کہا گیا ہے؟

الف کیونکہ ان تینوں پر مل کر مدینہ کی نوزائیدہ مسلم ریاست کھڑی کی گئی

ب کیونکہ یہ تینوں صرف مذہبی رسمیں تھیں

ج کیونکہ یہ تینوں قریش نے تجویز کیے تھے

د کیونکہ ان کا کوئی سیاسی مقصد نہیں تھا

وضاحت: مسجدِ نبوی، مواخات اور یثاقِ مدینہ وہ تین ستون ہیں جن پر مدینہ کی نوزائیدہ مسلم ریاست کھڑی کی گئی۔

2 سورۃ الحشر کی آیت ﴿وَيُؤْثِرُونَ عَلَىٰٓ أَنفُسِهِمْ ...﴾ کس کی تعریف بیان کرتی ہے؟

الف انصار کے ایثار کی

ب مہاجرین کی تجارت کی

ج یہودی قبائل کے معاہدے کی

د قریش کی سخاوت کی

وضاحت: یہ آیت انصار کے اس ایثار کی تعریف کرتی ہے کہ وہ اپنی جانوں پر دوسروں کو ترجیح دیتے تھے چاہے خود تنگی میں ہوں۔

3 مدینہ پہنچنے کے فوراً بعد رسول اللہ ﷺ کو کن مسائل کا سامنا تھا؟

الف مہاجرین کی بے گھری اور مختلف قبائل کے مفادات

ب مدینہ کی معاشی خوشحالی

ج مدینہ کی جغرافیائی وسعت

د حج کے انتظامات

وضاحت: مہاجرین بے گھر تھے اور مدینہ میں اوس، خزرج اور یہودی قبائل کے الگ الگ مفادات موجود تھے، جو نئی قیادت کے لیے چیلنج تھا۔

4 اوس اور خزرج کے درمیان کیسی صورتحال موجود تھی؟

الف برسوں پرانی خونریز دشمنی

ب مضبوط تجارتی شراکت داری

ج مشترکہ فوجی اتحاد

د کوئی تعلق نہیں تھا

وضاحت: اوس اور خزرج کے درمیان برسوں پرانی خونریز دشمنی موجود تھی، جس نے ایک متحد کرنے والی قیادت کی ضرورت پیدا کی۔

5 مدینہ میں کون سے یہودی قبائل موجود تھے جن کا ذکر کیا گیا ہے؟

الف بنو قینقاع، بنو نضیر اور بنو قریظہ

ب بنو ہاشم اور بنو مطلب

ج بنو مخزوم اور بنو امیہ

د بنو اسد اور بنو زہرہ

وضاحت: مدینہ میں یہودی قبائل بنو قینقاع، بنو نضیر اور بنو قریظہ آباد تھے، جن کے اپنے الگ سیاسی اور معاشی مفادات تھے۔

6 رسول اللہ ﷺ نے مدینہ پہنچ کر سب سے پہلے کس کام کو ترجیح دی؟

الف قلعے کی تعمیر کو

ب مسجد کی تعمیر کو

ج بازار کے قیام کو

د محل کی تعمیر کو

وضاحت: رسول اللہ ﷺ نے مدینہ پہنچتے ہی مسجد کی تعمیر کو مرکزی ترجیح دی، حتیٰ کہ قباء کے مختصر قیام کے دوران بھی۔

7 مسجدِ نبوی کے کیا کیا افعال تھے؟

الف صرف نماز کے لیے مخصوص تھی

ب عبادت، تعلیم، مشاورت اور وفود کے استقبال کا مرکز

ج صرف تجارت کے لیے استعمال ہوتی تھی

د صرف جنگی مشقوں کے لیے تھی

وضاحت: مسجدِ نبوی محض نماز کی جگہ نہیں بلکہ تعلیم، مشاورت، وفود کے استقبال اور اجتماعی فیصلوں کا مرکز بن گئی۔

8 صُفّہ کس مقصد کے لیے استعمال ہوتا تھا؟

الف تجارتی سامان رکھنے کے لیے

ب بے گھر اور علم کے طالب صحابہ کی تربیت کے لیے

ج جنگی ہتھیار رکھنے کے لیے

د مہمانوں کی ضیافت کے لیے

وضاحت: صُفّہ بے گھر اور علم کے طالب صحابہ کے لیے ایک تربیتی مرکز کی حیثیت رکھتا تھا جہاں وہ قرآن اور دین کی تعلیم حاصل کرتے۔

9 درج ذیل میں سے کون سا بیان مسجدِ نبوی کی تعمیر کی اہمیت کو سب سے بہتر بیان کرتا ہے؟

الف اسلامی ریاست کی بنیاد محض سیاسی اقتدار پر نہیں بلکہ عبادت اور علم پر رکھی گئی

ب مسجد صرف ایک عمارت تھی جس کا سیاسی کوئی کردار نہیں

ج مسجد کی تعمیر بعد میں تجارت کے لیے کی گئی

د مسجد کا مقصد صرف مہمانوں کی رہائش تھا

وضاحت: مسجد کو اولین ترجیح دینے سے واضح ہوتا ہے کہ اسلامی ریاست کی بنیاد عبادت اور علم پر رکھی گئی تھی، نہ کہ محض سیاسی اقتدار پر۔

10 مواخاتِ مدینہ سے کیا مراد ہے؟

الف مہاجرین اور انصار کے درمیان بھائی چارہ قائم کرنا

ب صرف انصار کے درمیان اتحاد

ج مہاجرین کو مکہ واپس بھیجنا

د صرف مالی امداد فراہم کرنا

وضاحت: مواخاتِ مدینہ سے مراد رسول اللہ ﷺ کا مہاجرین اور انصار کے درمیان روحانی بھائی چارہ قائم کرنا تھا۔

11 حضرت سعد بن ربیعؓ نے اپنے مہاجر بھائی کو کیا پیشکش کی؟

الف اپنی آدھی دولت اور ایک بیوی کو طلاق دے کر نکاح کی پیشکش

ب صرف کھانے کی دعوت

ج تجارتی شراکت داری

د صرف رہائش کی پیشکش

وضاحت: حضرت سعد بن ربیعؓ نے حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ کو اپنی آدھی دولت اور ایک بیوی کو طلاق دے کر نکاح کی پیشکش کی۔

12 حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ نے پیشکش کے جواب میں کیا مانگا؟

الف مزید مالی امداد

ب صرف بازار کا راستہ

ج زمین کا ایک بڑا ٹکڑا

د نئی رہائش گاہ

وضاحت: حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ نے شکریہ ادا کرتے ہوئے صرف بازار کا راستہ پوچھا اور اپنی محنت سے دوبارہ کاروبار قائم کیا۔

13 عبدالرحمن بن عوفؓ کے اس ردعمل سے کیا اصول ظاہر ہوتا ہے؟

الف مواخات نے معاشی بحالی کو خودداری اور محنت سے جوڑ دیا نہ کہ محض خیرات پر

ب مہاجرین کو ہمیشہ خیرات پر انحصار کرنا چاہیے

ج انصار کی پیشکش بے سود تھی

د محنت کی کوئی اہمیت نہیں تھی

وضاحت: یہ واقعہ ظاہر کرتا ہے کہ مواخات نے معاشی بحالی کو محض خیرات پر منحصر نہ رکھ کر خودداری اور محنت سے جوڑ دیا۔

14 میثاقِ مدینہ کن گروہوں کے درمیان طے پایا؟

الف صرف مہاجرین کے درمیان

ب مہاجرین، انصار اور یہودی قبائل کے درمیان

ج صرف قریش کے درمیان

د صرف انصار کے قبائل کے درمیان

وضاحت: میثاقِ مدینہ رسول اللہ ﷺ کی سرپرستی میں مہاجرین، انصار اور مختلف یہودی قبائل کے درمیان طے پایا۔

15 میثاقِ مدینہ میں ہر گروہ کو کیا حق دیا گیا؟

الف اپنے مذہب پر قائم رہنے کی مکمل آزادی

ب صرف اسلام قبول کرنے کی اجازت

ج صرف تجارت کرنے کی اجازت

د مدینہ چھوڑنے کی اجازت

وضاحت: میثاقِ مدینہ میں ہر گروہ کو اپنے مذہب پر قائم رہنے کی مکمل آزادی دی گئی، جبکہ مشترکہ دفاع کی ذمہ داری بھی سب پر عائد کی گئی۔

16 تنازعات کے حتمی فیصلے کے لیے میثاقِ مدینہ میں کیا اصول طے ہوا؟

الف ہر قبیلہ اپنا فیصلہ خود کرے گا

ب اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی طرف رجوع کیا جائے گا

ج مکہ کے سرداروں سے رجوع کیا جائے گا

د کوئی طریقہ طے نہیں ہوا

وضاحت: میثاقِ مدینہ میں طے ہوا کہ کسی بھی نزاعی معاملے کا حتمی فیصلہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی طرف رجوع کر کے کیا جائے گا۔

17 میثاقِ مدینہ کو قدیم ترین دساتیر میں کیوں شمار کیا جاتا ہے؟

الف کیونکہ اس نے تحریری طور پر حقوق و فرائض کو منظم کیا اور مدینہ کو ایک سیاسی اکائی بنا دیا

ب کیونکہ اس میں صرف مذہبی احکام تھے

ج کیونکہ یہ صرف زبانی معاہدہ تھا

د کیونکہ اس کا کوئی سیاسی کردار نہیں تھا

وضاحت: میثاق نے مختلف گروہوں کے حقوق و فرائض کو ایک تحریری دستاویز کی صورت میں منظم کیا، اسی لیے اسے قدیم ترین تحریری دساتیر میں شمار کیا جاتا ہے۔

18 میثاقِ مدینہ نے وفاداری کا نیا معیار کیا قرار دیا؟

الف صرف خون کا رشتہ

ب عہد، انصاف اور اجتماعی امن

ج صرف قبائلی طاقت

د صرف مالی حیثیت

وضاحت: میثاقِ مدینہ کے بعد وفاداری کا معیار محض خونی رشتہ نہیں رہا بلکہ عہد، انصاف اور اجتماعی امن اس کی بنیاد بن گئے۔

19 میثاق نے قبائلی وابستگیوں کے ساتھ کیا کیا؟

الف انہیں مکمل طور پر ختم کر دیا

ب انہیں ایک بڑے سیاسی اور قانونی نظم کے تابع کر دیا

ج انہیں مزید مضبوط کیا

د انہیں نظر انداز کر دیا

وضاحت: میثاقِ مدینہ نے قبائلی وابستگیوں کو ختم نہیں کیا بلکہ انہیں ایک وسیع تر سیاسی و قانونی نظم کے تابع کر دیا۔

20 مدنی ریاست کا اقتدار کن بنیادوں پر قائم تھا؟

الف فوجی طاقت اور جبر پر

ب نبوی قیادت، رضاکارانہ بیعت اور مشاورت پر

ج معاشی اجارہ داری پر

د قبائلی سرداری پر

وضاحت: مدنی ریاست کا اقتدار طاقت کے زور پر نہیں بلکہ نبوی قیادت، رضاکارانہ بیعت، وحی کی رہنمائی اور باہمی مشاورت پر استوار تھا۔

21 مدنی ریاست کا اصل مقصد کیا تھا؟

الف شخصی عظمت اور سلطنت کی توسیع

ب دین کی آزادی، عدل اور کمزوروں کا تحفظ

ج صرف تجارتی منافع

د صرف علاقائی توسیع

وضاحت: ریاست کا مقصد کسی شخصی عظمت یا سلطنت کی توسیع نہیں تھا بلکہ دین کی آزادی، عدل کا قیام اور کمزور طبقات کی حفاظت تھا۔

22 مدنی ریاست کے قیام میں تعلیم اور تزکیۂ نفس کو کیا حیثیت حاصل رہی؟

الف انہیں نظر انداز کر دیا گیا

ب قانون کے ساتھ ساتھ انہیں بھی مرکزی حیثیت حاصل رہی

ج صرف امیر طبقے کے لیے مخصوص تھے

د صرف مہاجرین کے لیے مخصوص تھے

وضاحت: قانون سازی کے ساتھ ساتھ تعلیم، تزکیۂ نفس اور اخلاقی جواب دہی کو بھی بنیادی حیثیت حاصل رہی، جو ریاست کے اخلاقی و روحانی پہلو کو ظاہر کرتی ہے۔

23 مدینہ میں معاشی اصلاحات کے تحت کیا تعلیم دی گئی؟

الف سود کو فروغ دینا

ب دیانت، حلال تجارت اور سود سے اجتناب

ج صرف زرعی کاموں کو ترجیح دینا

د صرف بیرونی تجارت کو فروغ دینا

وضاحت: بازار میں دیانت، حلال تجارت اور سود سے مکمل اجتناب کی تعلیم دی گئی، جس سے ایک منصفانہ معاشی نظام کی بنیاد پڑی۔

24 زکوٰۃ اور صدقات نے مدینہ میں کیا کردار ادا کیا؟

الف منظم سماجی کفالت کی بنیاد مضبوط کی

ب صرف ٹیکس کا نظام بنایا

ج صرف مسجد کی تعمیر میں استعمال ہوئے

د کوئی خاص کردار نہیں تھا

وضاحت: زکوٰۃ اور صدقات نے ایک منظم سماجی کفالت کا نظام قائم کیا جس نے غریبوں، یتیموں اور مسکینوں کی دیکھ بھال کو اجتماعی ذمہ داری بنایا۔

25 مدینہ میں مشترکہ دفاع اور عہد شکنی سے بچاؤ کے اصول کیوں ضروری تھے؟

الف کیونکہ مدینہ چاروں طرف سے دشمنوں میں گھری ایک نوزائیدہ ریاست تھی

ب کیونکہ مدینہ کو کوئی خطرہ نہیں تھا

ج کیونکہ قریش نے صلح کر لی تھی

د کیونکہ یہودی قبائل مکمل طور پر غیر جانبدار تھے

وضاحت: مدینہ ابھی چاروں طرف سے دشمنوں میں گھری ایک نوزائیدہ ریاست تھی، اس لیے مشترکہ دفاع اور عہد شکنی سے بچاؤ کے اصول ضروری تھے۔

26 میثاقِ مدینہ کو آج کیسے سمجھنا زیادہ درست ہے؟

الف جدید دستور کا لفظی متبادل سمجھ کر

ب اس کے تاریخی سیاق میں سمجھ کر

ج اسے مکمل طور پر نظر انداز کر کے

د صرف علامتی دستاویز سمجھ کر

وضاحت: میثاقِ مدینہ کو جدید دستور کا لفظی متبادل بنانے کے بجائے اس کے تاریخی سیاق میں پڑھنا زیادہ مناسب اور علمی طرزِ عمل ہے۔

27 میثاقِ مدینہ سے آج کے دور کے لیے کون سے اصول اخذ کیے جا سکتے ہیں؟

الف معاہد شہریت، مذہبی آزادی اور اجتماعی دفاع کے اصول

ب صرف تجارتی معاہدے کے اصول

ج صرف زرعی پالیسی کے اصول

د کوئی اصول اخذ نہیں کیا جا سکتا

وضاحت: میثاقِ مدینہ سے معاہد شہریت، مذہبی آزادی، قانونی ذمہ داری اور اجتماعی دفاع جیسے اہم اصول اخذ ہوتے ہیں جو آج بھی رہنما حیثیت رکھتے ہیں۔

28 مسجد، مواخات اور میثاق کا باہمی ربط کیا ثابت کرتا ہے؟

الف صالح معاشرہ صرف اقتدار سے قائم نہیں ہوتا

ب صالح معاشرہ صرف طاقت سے قائم ہوتا ہے

ج ان تینوں کا آپس میں کوئی تعلق نہیں

د صرف مسجد ہی کافی تھی

وضاحت: مسجد، اخوت اور قانون کا باہمی ربط بتاتا ہے کہ ایک صالح معاشرہ محض سیاسی اقتدار سے نہیں بلکہ ادارے، سماجی تعاون اور قانون کے امتزاج سے قائم ہوتا ہے۔

29 اس دور کے تینوں بڑے اقدامات سے مجموعی طور پر کیا سبق ملتا ہے؟

الف مادی وسائل کی کمی کے باوجود اخلاقی برتری اور منصوبہ بندی سے مکمل ریاستی نظام تشکیل دیا جا سکتا ہے

ب صرف مالی وسائل ہی ریاست سازی کی بنیاد ہیں

ج بغیر منصوبہ بندی کے بھی ریاست قائم ہو سکتی ہے

د ان اقدامات کا کوئی عالمگیر سبق نہیں

وضاحت: مسجد، مواخات اور میثاق مل کر ثابت کرتے ہیں کہ نبوی قیادت نے مادی وسائل کی کمی کے باوجود اخلاقی برتری اور دانشمندانہ منصوبہ بندی سے ایک مکمل ریاستی نظام تشکیل دیا۔

30 یہ ماڈل آج کن معاشروں کے لیے سبق آموز قرار دیا گیا ہے؟

الف ان تمام معاشروں کے لیے جو تنوع کے باوجود امن، انصاف اور مشترکہ ترقی کے خواہاں ہیں

ب صرف مسلم اکثریتی معاشروں کے لیے

ج صرف قدیم قبائلی معاشروں کے لیے

د کسی بھی معاشرے کے لیے قابلِ عمل نہیں

وضاحت: مدنی ریاست کا یہ ماڈل آج بھی ان تمام معاشروں کے لیے سبق آموز ہے جو تنوع کے باوجود امن، انصاف اور مشترکہ ترقی کے خواہاں ہیں۔